Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات ۲۸ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ ۱۶ تبوک ۷۲ ۱۳ ہش ۱۶ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۰۶

خاندانی تعلقات بہتر کریں

میں نے بارہا نصیحتیں کی ہیں کہ اپنے خاندانی تعلقات کو بہتر کریں اپنے روزمرہ کے تعلقات میں سوچیں کہ صلہ رحمی کو کتنی اہمیت ہے کس طرح میں نے بار بار آپ کو سمجھایا ہے کہ ساسوں کو چاہئے کہ دوسروں کی بیٹیاں جب اپنا گھر چھوڑ کر ان کے گھر میں آجاتی ہیں تو وہ ان پر رحم کیا کریں۔ اپنی بیٹیاں سمجھا کریں اور بہوؤں کو سمجھایا ہے کہ تم اپنے دوسرے گھروں میں جا کر اپنی ماں کی طرح سلوک کیا کرو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اکثر لوگوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں کہ اوائل میں دنیا سے تعلق رکھتے تھے اور شدید تعلق رکھتے تھے، لیکن انہوں نے کوئی دعا کی اور وہ قبول ہوگئی۔ اس کے بعد ان کی حالت ہی بدل گئی' اس لئے اپنی دعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو' بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے' اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہئے' کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفت الٰہی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۹۹)

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کو انتہاء تک پہنچانے کے لئے انتہائی جدوجہد کرے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ایک احمدی بچے بوڑھے اور جوان' مرد و زن کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانے کے لئے انتہائی محنت اور جفاکشی کی زندگی گزارے۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں اس کے بغیر زندگی کی کوئی لذت نہیں اور اس کے بغیر زندگی کا کوئی سرور نہیں یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اگر ہمارا رب مثلاً کسی سے یہ کہے میں تجھے سو پیار دینا چاہتا ہوں اور وہ کہے کہ اے ہمارے پیدا کرنے والے پیارے محبوب خدا! میں تو صرف بیس پیار لونگا اور باقی کو چھوڑ دوں گا تو اس میں زندگی کا کیا مزہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ تمہیں جتنا پیار دینا چاہتا ہے وہ تم حاصل کرو مگر اس کا انحصار تمہاری صلاحیتوں اور قوتوں کے پیمانے پر ہے۔ اس لئے تم اس پیمانے کو آدھا نہ بھرو اور نہ اس میں کوئی سوراخ ہونے دو کہ کہیں وہ چیز بھی بیچ میں سے بہہ نہ جائے جو تم نے حاصل کی ہے۔ غرض جس حد تک تم خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے اہل اور قابل بنائے گئے ہو تم انتہائی کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی اہلیت کے مطابق انتہائی طور پر پالو کہ تمہیں اس دنیا کے انعامات بھی ملیں اور اس دنیا کے انعامات بھی ملیں۔

پس یہی محنت ہے۔ یہی جدوجہد ہے (-) یہی کوشش ہے اور یہی جفاکشی ہے جس کی طرف (دین حق) ہمیں بلاتا ہے اور جس پر (کلام الٰہی) نے مختلف پہلوؤں سے مختلف رنگوں میں بار بار زور دیا ہے اور اس کی تائید فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ عمل میں احسان کو مدنظر رکھیں۔ اس عمل کی خوبصورتی کو انتہا تک پہنچانے کے لئے جس حسن علم کی ضرورت ہے ہم اس کو بھی حاصل کر سکیں۔ عربی لغت میں احسن فی العمل کے یہ معنے کئے گئے ہیں کہ۔ وہی شخص اچھا ہے جس کے کام میں حسن علم بھی ہے اور حسن عمل بھی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ حسن علم کے بغیر حسن عمل ہو ہی نہیں سکتا جب ہمیں یہ پتہ ہی نہ ہو کہ اپنے عمل کو یا اپنی کوشش کو یا اپنی قربانیوں کو کس طرح کس رنگ میں اور کن جہات سے ہم خوبصورت سے خوبصورت بنا سکتے ہیں تو ہمارا عمل ادھورا رہ جائے گا کیونکہ ہمیں اپنے عمل کو خوبصورت بنانے کا علم نہیں ہے۔ اس واسطے جن راہوں پر چل کر انتہائی کوشش کرنی چاہئے ان راہوں کا علم بھی ہونا چاہئے اور ان پر چلنا بھی چاہئے۔

(خطبہ ۴ فروری ۱۹۷۲ء)

عفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو! ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے بہت بڑی مشکلات ہیں جنہیں میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں ایک عظیم الشان جنگ ہے جو (-----) سے لڑی جانے والی ہے جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرلیں گے جو لوگ حصہ نہیں لیں گے وہ اپنے اعراض سے خدا تعالیٰ کے کام کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے کیونکہ یہ کام خدا کا ہے اور اس نے بہرحال ہو کر رہنا ہے"

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ایک گذارش

○ یادرفتگان کے سلسلہ میں اگر کسی وفات یافتہ کے متعلق ایک سے زیادہ مضمون موصول ہوں تو دیکھا گیا ہے کہ پہلے مضمون کے بعد باقی مضامین میں نوے فیصد وہی باتیں ہوتی ہیں جو پہلے مضمون میں شائع ہو چکی ہوتی ہیں جن کا دہرانا ضروری نہیں ہوتا اس لئے شائع شدہ مضمون کو مدنظر رکھ کر اگر کوئی نئی بات ہو تو تحریر فرمائیں ورنہ پہلے مضمون پر اکتفا کریں۔

(ادارہ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ محترمہ شہناز چوہدری صاحبہ (آفس انچارج نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ) بنت مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب دارالعلوم شرقی کا نکاح مکرم مبشر احمد صاحب (حال جرمنی) ابن مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب گولیکی ضلع گجرات کے ساتھ مبلغ ۱۲۰۰۰ مارک حق مہر پر مکرم مدثر احمد صاحب مربی سلسلہ نے ۱۶۔ اگست ۹۳ء کو پڑھایا۔ اسی روز گولیکی میں تقریب رخصتانہ

باقی ص ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ / تبوک ۱۳۷۲ ھش ۱۶ / ستمبر ۱۹۹۳ء

کھلی راہیں

خوب یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام جماعت الثالث۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحم فرماتا رہے۔ نے فرمایا تھا کہ جو لوگ ہماری راہیں روکنے کی کوشش کر رہے ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ ان کی یہ بات بھی نہ ہو سکے اور وہ کام بھی رک جائے وہ عقل سے عاری ہیں۔ اگر ایک چوہے کا سوراخ (جسے رڈ کہتے ہیں) بند کر دیا جائے تو وہ ایک اور رستہ نکال لیتا ہے یہ کبھی نہیں ہوا کہ سوراخ بند کرنے سے کسی چوہے کو مار دیا جائے۔ ہم تو ایک ایسی جماعت ہیں جس پر ہر گام اللہ تعالیٰ کے افضال نازل ہو رہے ہیں ہمارا قدم تو آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے۔ ہماری راہیں کیسے روکی جاسکتی ہیں۔ ایک راستہ بند کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سو راستے کھول دیتا ہے اور ہماری رفتار پہلے سے بھی تیز ہو جاتی ہے۔

جوں جوں وقت گزرتا ہے یہ بات اظہر من الشمس ہو کر سامنے آرہی ہے۔ جہاں بھی ایک راہ روکی گئی وہیں کئی اور رستے کھل گئے۔ جلسہ سالانہ ہی کو لیجئے۔ ربوہ میں تو جلسہ نہیں ہو رہا۔ لیکن یہ ایک جلسہ ہے جو نہیں ہو رہا۔ ساری دنیا میں جماعت جلسے کر رہی ہے۔ اور بات اب اس سے بھی آگے بڑھ گئی ہے۔ ہر جلسہ پر حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز گویا کہ بہ نفس نفیس موجود ہوتے ہیں۔ حضور جہاں بھی ہوں وہاں سے جلسہ کا ذکر کر کے ساری دنیا کو ڈش انٹینا کے ذریعہ اپنی موجودگی کا احساس دلا دیتے ہیں۔ حضور نے گذشتہ دنوں فرمایا کہ اب تو دنیا کے کونے کونے میں احمدیہ جماعت جو جلسہ کر رہی ہے اپنے لئے پیغام مانگتی ہے اور میں جہاں کہیں ہوں وہاں سے خطبہ میں یا کسی اور خطاب میں جلسہ کے لئے پیغام دے دیتا ہوں۔ اور یہ جلسے اتنی کثرت سے ہو رہے ہیں کہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک جلسہ بند کرنے سے یا نہ ہونے سے اب سینکڑوں جلسے ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ آج ساری دنیا کے آسمان سے جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے افضال نازل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ موقع اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے کا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ دنیا بھر کے احمدی مل کر یہ ترانہ گاتے ہیں۔ منظر پہلے سے کتنا مختلف ہے پہلے تو ربوہ میں جلسہ ہوتا تھا تو صرف وہی لوگ سنتے ' یا دیکھتے تھے جو ربوہ میں موجود ہوتے تھے۔ قریب ترین گاؤں کے لوگ بھی محروم رہتے تھے۔ لیکن اب جلسہ ہو۔ جہاں کہیں بھی ہو۔ ساری دنیا کے احمدی اس میں شریک ہو جاتے ہیں۔ ساری دنیا کے احمدی اس جلسہ کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام سن لیتے ہیں۔ بلکہ دیکھ بھی لیتے ہیں۔

یاد پر کوئی اختیار نہیں
بھول جانے کا کچھ شمار نہیں
یاد رکھوں کہ بھول جاؤں میں؟
مجھ کو دونو پہ اعتبار نہیں

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیدہ و دل ڈھونڈھتے ہیں حضرتِ مظہر کو آج
پیکرِ مہر و وفا کو جانِ جاں منظر کو آج

علم و ایماں کا مرقع۔ متقی پرہیزگار
حاملِ عجز و رضا و نابغہ روزگار

وہ بلا کا تھا ذہین۔ قانون دان و نکتہ رس
بار میں ہر جا رہا اس کا مقام استاد و بس

شعر گوئی میں نہ رکھتا تھا کوئی اپنا جواب
درد و درماں میں زبانِ فارسی ہے لاجواب

وہ لطائف کا ذخیرہ با مزاح و باذاق
لغو سے یکسر مبرّا خُلق میں یکہ و طاق

ضعف پیری کی اسیری میں بھی چہرہ مطمئن
خوش رُوئی اور مسکراہٹ میں اضافہ دن بدن

ابتلاؤں کے سمندر اس کو گھبراتے نہ تھے
اس کے استقلال کے ماتھے پہ بل لاتے نہ تھے

اس نے ثابت کر دیا عربی کو ام الالسنہ
اس کے آگے سرنگوں تھی ہر زبانِ ازمنہ

"بات کا پکا نیستانِ صداقت کا دھنی
عزمِ فولادی کا حامل دیکھنے میں منحنی"

نالۂ مظہر میں کیا پیغام سوز و ساز تھا
شیخ و شاب و طفل مکتب گوش بر آواز تھا

بن گیا اپنے لئے تو غم یہی سالِ رواں
ڈھونڈھ کے لائیں کہاں سے اب بہارِ گلستاں

مرتسم ہیں نقش تیرے اندروں قلب و دماغ
بجھ نہیں سکتے کبھی بھی تیری یادوں کے چراغ

غلام دستگیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

لجنہ کالم

دوسرے اعمال اجتماعی اعمال ہیں۔ وہ ایسے کام ہیں جو مل کر کئے جاتے ہیں۔ جب تک جماعت ساتھ نہ ہو وہ کام مکمل نہیں ہو سکتے۔ مثلاً باجماعت (عبادت) مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں کے لئے نہیں۔ گو پسندیدہ ہے۔ لیکن مرد اگر باجماعت (عبادت) نہیں کرے گا تو باوجود اس کے کہ وہ (عبادت) کرتا ہو گا۔ وہ قیامت کے دن مجرم ہو گا اگر تم باجماعت (عبادت) نہیں کروگی تو اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہے گا کہ تم مجرم ہو۔ اگر تم (عبادت) باجماعت کروگی تو مردوں سے اچھی ہو گی۔ وہ دوسروں سے تمہیں زیادہ ثواب دے گا۔ لیکن مرد اگر باجماعت (عبادت) نہ کرے گا۔ تو باوجود اس کے کہ وہ وقت خرچ کرے گا۔ دعا کرے گا۔ خدا کے حضور اسے کہا جائے گا کہ تمہاری (عبادت) ناقص رہ گئی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ جہنم میں جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی دوسری نیکیاں اس قدر ہوں کہ وہ اس گناہ کو ڈھانپ لیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تول ہوتا ہے۔ نیکیوں کا مقابلہ ہوتا ہے۔ بعض بدیاں ایسی ہیں کہ وہ اکیلی جہنم میں لے جاتی ہیں۔ مثلاً شرک۔ اللہ کا انکار۔ اس کے فرشتوں کا انکار' حشر نشر کا انکار' قیامت کا انکار' (-) پر ایمان نہ لانا۔ خدا کی کتابوں کا انکار۔ یہ ایسی بدیاں ہیں جو اکیلی جہنم میں لے جاتی ہیں۔ یہ بڑے بڑے پہاڑ ہیں۔ ان کے مقابلہ میں تمہاری نیکیاں چھٹانک چھٹانک کی رہ جاتی ہیں۔

ان کے علاوہ کچھ اور بدیاں ہیں جن کا نیکیوں سے مقابلہ کیا جائے گا۔ وزن کیا جائے گا۔ سستی سے (عبادت) کرنا۔ چغلی غیبت وغیرہ یہ ایسی بدیاں ہیں جن کا مقابلہ کیا جائے گا۔ کسی نیکی کے زیادہ ہو جانے سے انسان جنت میں جا سکتا ہے۔ لیکن (-) کا اگر انکار کرے تو پھر جنت میں نہیں جا سکتا۔ خدا تعالیٰ رحیم ہے اگر وہ چاہے تو سب گنہگاروں کو معاف کر دے۔ باقی قانون یہی ہے۔ تو ایک گناہ وہ ہیں جن کا پلڑا بھاری رہے گا۔ دوسرے وہ جن کا نیکیوں سے مقابلہ کیا جائے گا۔ اگر نیکیوں کی روح بڑھی ہوئی ہو تو خدا تعالیٰ جنت میں لے جائے گا۔ اگر بدیوں کی روح بڑھی ہوئی ہو تو خدا تعالیٰ جہنم میں لے جائے گا۔ باجماعت (عبادت) مردوں کے لئے فرض ہے اگر مرد نہیں کرے گا تو اس کا گناہ لکھا جائے گا۔ اور اس کا نمبر کٹ جائے گا۔ لیکن اگر تم جماعت کے ساتھ (عبادت) نہیں کرتیں تو گناہ نہیں ہو گا۔ لیکن باجماعت (عبادت) کروگی تو ثواب ہو گا۔ اگر تم کہو کہ باجماعت (عبادت) کرنے کو دل تو بہت چاہتا ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے ہاں کوئی جماعت نہیں۔ اس لئے ہم باجماعت (عبادت) نہیں کر سکتیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو کام جماعت کے ساتھ ہوتے ہیں اگر تم ان کی نیت کر لوگی تو تمہیں اتنا ہی ثواب ملے گا۔ کیونکہ تمہارا دل تو چاہتا ہو گا۔ تمہاری خطا تو نہ ہو گی سامانوں کی خطا ہو گی۔ خدا کہے گا کہ اس کی نیت نیک تھی قصور مال میسر نہ ہونے کا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ کسی بندے کے ساتھ جیسا سلوک کرتا ہے گویا وہ میرے ساتھ کرتا ہے۔ اگر اس نے میرے بندوں کو روٹی کھلائی تو گویا اس نے مجھے کھلائی۔ اگر اس کے لئے مکان بنایا ہے تو خدا کہے گا اس نے میرے لئے مکان بنایا ہے۔ اس لئے اس کا اس سے بہتر مکان جنت میں بناؤ۔ اسی طرح اولاد کی تربیت ہے۔ یہ اجتماعی کام ہے۔ تمہیں بڑا شوق ہے کہ تمہارا بچہ سچ بولے۔ تم رات دن اسے کہتی ہو کہ بچہ سچ بول۔ بچہ سچ بول۔ لیکن تم اکیلے اسے کس طرح سکھا سکتی ہو۔ تمہارا بچہ باہر کھیلنے جاتا ہے تو دوسرے کو کہتا ہے کہ بھائی ابا کو نہ بتانا کہ میں سکول نہیں گیا۔ تم گھر میں کہتی ہو کہ بچہ سچ بول۔ تو اس کشمکش کے بعد کبھی تو تمہاری تعلیم اثر کرتی ہے کبھی بھائی کی۔ اگر اس بھائی کی ماں اسے کہنے والی ہوتی کہ تو سچ بولا کر تو وہ فوراً تمہارے بچہ کو کہہ دیتا کہ میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ میری ماں نے منع کیا ہوا ہے تو تربیت اولاد کبھی اجتماع کے بغیر نہیں ہو سکتی عورتوں کو چاہئے کہ مل کر بیٹھیں اور سوچیں کہ ہمارے بچوں میں کیا کیا خرابیاں ہیں۔ عورتیں تدابیر کریں اور عہد کریں کہ وہ ان کمزوریوں کو دور کریں گی۔ اس میں تعاون کی ضرورت ہے۔ اگر ساری عورتیں اپنے بچوں کو سچ بولنے کی ترغیب دیں گی تو کوئی بچہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہو گا۔ اگر پندرہ بچے کھیلنے والے ہوں گے اور ان میں سے ایک جھوٹ بولنے والا ہو گا تو پندرہ دوسرے کہیں گے کہ ہم نے جھوٹ نہیں بولنا۔ ہماری اماں نے منع کیا ہوا ہے۔ تو تمہارا بچہ بھی سچ بولنے لگ جائے گا۔ غرض یہ اجتماعی نیکیاں ہیں جو مل کر کرنے کے بغیر نہیں ہو سکتیں۔

"اللہ تعالیٰ کا جو انسان ہو جائے اس کے مقابلہ میں بادشاہ بھی ہیچ ہوتے ہیں۔ کیونکہ حقیقی خوشی اسے ہی پہنچ سکتی ہے۔ جس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو۔ بادشاہتیں کیا چیز ہیں۔ غم و فکر کا انبار ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی تسلی نہیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہماری تاریخ

مسٹر مانٹیگو وزیر ہند نے ۲۰۔ اگست ۱۹۱۷ء کو اعلان کیا کہ حکومت کا منشا ہندوستانیوں کو صرف انتظام حکومت میں شریک کرنا ہی نہیں بلکہ منتہائے مقصود یہ ہے کہ وہ حکومت خود اختیاری کے قابل ہو جائیں۔ اور رفتہ رفتہ ملک کا پورا انتظام بالآخر ہندوستانیوں کے سپرد کیا جائے گا۔

اس اہم اعلان سے ملکی سیاست میں ایک نیا انقلابی دور شروع ہوا۔ جس کے بعد کانگریس کی تحریک جہاں اور زور پکڑ گئی وہاں مسلمان اقلیت کو اپنے مستقبل کے متعلق ایک مہیب خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس کے تحفظ حقوق کے بغیر آزادی ان کی مستقل قومی ہستی کو ختم کر دیتی۔ اور انگریز کے بعد ملک کی بھاری ہندو اکثریت کے ابدی غلام بن جائیں گے۔ چنانچہ اس کا فوری ردعمل یہ ہوا کہ نواب محسن الملک کی کوشش سے مسلمانوں کا ایک وفد یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء کو شملہ میں لارڈ منٹو وائسرائے اور گورنر جنرل کی خدمت میں باریاب ہوا۔ اور اس نے ایک مفصل عرضداشت پیش کی اور کہا یہ طریقہ نیابت قائم مقامی طور پر یورپ میں رائج ہے وہ اہل ہند کے لئے بالکل نیا ہے ہماری قوم کے بعض دور اندیش افراد کا خیال ہے کہ اس طریقہ کو ہندوستان کی موجودہ سیاسی اور تمدنی حالت کے ساتھ کامیابی کے ساتھ منطبق کرنے کے لئے نہایت حزم و احتیاط اور مآل اندیشی سے کام لینا پڑے گا۔ ورنہ منجملہ اور خرابیوں کے ایک بہت بڑی خرابی یہ پیش آئے گی کہ ہماری قومی اغراض کا سیاہ و سفید ایک ایسی جماعت کے حوالے ہو جائے گا جسے ہمارے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ نیز کہا قومی حیثیت سے ہم مسلمانوں کی ایک جداگانہ جماعت ہے جو ہندوؤں سے بالکل الگ ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی ابتدائے امامت ہی سے جماعت کے سیاست سے الگ رہنے کی پرجوش تلقین فرماتے۔ اور بتاتے آرہے تھے کہ ہم مذہبی جماعت ہیں ہمیں سیاست کے دھندوں سے کنارہ کش ہو کر دعوت الی اللہ میں مصروف رہنا چاہیے لیکن اب جو برطانوی حکومت کی طرف سے نئی پالیسی کا اعلان ہوا اور مسلم اقلیت کے حقوق خطرے میں پڑنے لگے تو حضور انسانی ہمدردی کی بناء پر مسلمانوں کی ترجمانی اور ان کے مفاد کے تحفظ کے لئے میدان عمل میں آگئے۔ اور آپ نے مصمم فیصلہ کر لیا کہ ملکی امن کو برقرار رکھنے کے لئے حکومت سے تعاون بھی جاری رکھیں گے اور مسلم حقوق کو بھی پامال نہیں ہونے دیں گے۔ اور تمام ممکن اخلاقی اور آئینی ذرائع سے مسلم اقلیت کے جداگانہ وجود کو قائم اور برقرار رکھنے کی کوشش کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ اور جیسا کہ آنے والے واقعات سے پتہ چلے گا حضور نے ہر اہم قدم پر مسلمانوں کی صحیح ترجمانی اور نمائندگی کا حق ادا کر دیا۔ اس سلسلے میں حضور نے پہلا قدم مسٹر مانٹیگو وزیر ہند کے ہندوستان آنے پر اٹھایا۔ جب کہ انہوں نے ہندوستان کی مختلف جماعتوں کو دہلی میں آکر ریفارم سکیم گورنمنٹ کے سلسلہ میں ایڈریس پیش کرنے کا موقعہ دیا تا آزادی کے متعلق برطانوی سکیم کو بروئے کار لایا جا سکے۔

حضور بنفس نفیس ۱۳۔ نومبر ۱۹۱۷ء کو دہلی تشریف لے گئے۔ اور جماعت احمدیہ کے بعض سربرآوردہ ممبر بھی دہلی میں بلوا لئے۔ حضور کی ہدایت کے مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۱۷ء کو ایک احمدیہ وفد نے مسٹر مانٹیگو سے ملاقات کی اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے وفد کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں ملکی شورش کے مختلف اسباب و وجوہ پر روشنی ڈالنے کے بعد اور آئندہ سیلف گورنمنٹ کے طریق انتقال سے متعلق مشورہ دیا گیا کہ انتخاب کا کوئی ایسا طریق نہ رکھا جائے کہ جس میں قلیل التعداد جماعتیں نقصان میں رہیں۔ ایسے تمام صوبوں میں جہاں کوئی قلیل التعداد جماعت خاص اہمیت رکھتی ہو اور اس کی تعداد اس قدر کم ہو کہ اس کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس جماعت کو اس تعداد سے زیادہ ممبروں کے انتخاب کا حق دیا جائے۔ جس قدر کہ بلحاظ تعداد کے اس کے حصہ میں آتے ہیں جیسا کہ پنجاب اور بنگال کے سوا باقی صوبوں میں مسلمان اور پنجاب میں سکھ اور بمبئی میں پارسی اور مدراس میں عیسائی ہیں اور سرحدی صوبہ میں اگر کبھی اس کو آئینی حکومت ملی تو ہندو ہیں مگر یہ حق ایسی قلیل التعداد جماعتوں کو جو زیادہ قلیل نہیں ہیں ہرگز نہیں ملنا چاہیے۔ کیونکہ اس حق سے ان جماعتوں کو جو قلیل کثرت رکھتی ہیں سخت نقصان پہنچے گا۔ مثلاً اگر بڑی تعداد والی قلیل التعداد جماعتوں کو بھی یہ حق دیا جاوے تو ہندوؤں کو تو جن کی میجارٹی جہاں ہے بہت زیادہ کوئی نقصان نہ ہو گا۔ مگر مسلمانوں کو جن کی میجارٹی (کثرت) صرف بنگال میں پنجاب کے صوبوں میں ہے اور بہت ہی کم ہے سخت نقصان

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلا انٹرنیشنل طاہر کبڈی ٹورنامنٹ جرمنی

۳۱ مئی ۱۹۹۳ء کو سپورٹس کلب احمدیہ انٹرنیشنل فرانک فرٹ کے زیر اہتمام ناصر باغ گروس گیراؤ میں منعقد ہونے والا پہلا بین الاقوامی طاہر کبڈی ٹورنامنٹ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ناروے' کینیڈا' امریکہ' انگلستان' بلجیئم' ہالینڈ' فرانس' سوئٹزرلینڈ' پاکستان' ہندوستان اور جرمنی سے تعلق رکھنے والے ایک سو پچاس سے زائد کھلاڑیوں اور آفیشلز نے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کی۔ دس ہزار سے زائد تماشائیوں نے تمام دن گراؤنڈ میں موجود رہ کر یہ دلچسپ مقابلے دیکھے۔ فائنل میچ ساری دنیا میں سٹیلائٹ کے ذریعے براہ راست دکھایا گیا۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۱۔ مئی کو صبح دس بجے فرمایا۔ اس سے قبل مورخہ ۳۰۔ مئی کو ٹورنامنٹ کے کوالیفائنگ راؤنڈ کا آغاز ہو چکا تھا۔ افتتاحی تقریب صبح ٹھیک دس بجے شروع ہوئی۔ حضور کے گراؤنڈ میں رونق افروز ہونے کے بعد صدر ٹورنامنٹ کمیٹی مکرم محمد منور عابد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی) نے طاہر کبڈی ٹورنامنٹ کی تاریخ بیان کی اور بتایا کہ اس شاندار ٹورنامنٹ کا اجراء حضور کی اجازت سے اب جرمنی میں کیا جارہا ہے اور حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق یہ پہلا بین الاقوامی ٹورنامنٹ ہے جو مجلس خدام الاحمدیہ اور سپورٹس کلب احمدیہ انٹرنیشنل کے زیر اہتمام جرمنی میں منعقد کیا جارہا ہے۔ آپ نے ٹورنامنٹ کی کامیابی سے انعقاد کے واسطے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ ازاں بعد سپورٹس کلب احمدیہ کے صدر برادر طارق حبیب گڈٹ نے سپورٹس کلب کی جانب سے تمام ٹیموں کے اراکین' آفیشلز اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب دعا کے ساتھ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح ہوگا آئیں سب دعا کرلیں۔

افتتاحی تقریب کے دوران تمام شرکت کرنے والی ٹیمیں نظم و ضبط کے ساتھ قطاروں میں سٹیج کے سامنے کھڑی رہیں۔ گراؤنڈ کے اردگرد بینرز لگائے گئے تھے جن پر تحریر تھا "خوش آمدید" "اھلاً وسھلاً و مرحبا" پہلا انٹرنیشنل طاہر کبڈی ٹورنامنٹ جرمنی۔ جرمن انگریزی اور اردو زبانوں میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا گیا تھا۔ سٹیج کے بالکل سامنے گراؤنڈ کے باہر شرکت کرنے والے بیس ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے جو رنگارنگ تقریب کا سماں پیدا کر رہے تھے۔ گراؤنڈ کے اندر معاونین شعبہ سپورٹس و اراکین ٹورنامنٹ کمیٹی سپورٹس کی وردیوں میں مستعدی کے ساتھ اپنی ڈیوٹیوں پر حاضر تھے۔ اس سادہ لیکن نہایت پروقار افتتاحی تقریب کے موقع پر چار سے پانچ ہزار تماشائی حضرات اور مہمان گراؤنڈ میں موجود تھے۔

دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ گراؤنڈ کے اندر تشریف لے گئے جہاں ہر ٹیم سے علیحدہ علیحدہ تعارف کے دوران حضور نے ازراہ شفقت تمام کھلاڑیوں' آفیشلز اور ایمپائرز کو مصافحہ کا شرف بخشا اور گروپ فوٹو میں شمولیت فرمائی۔ اس سے قبل گراؤنڈ میں داخل ہوتے ہوئے حضور نے سپورٹس کلب احمدیہ کے مخصوص سبز' سفید اور سیاہ رنگوں والا فیتہ کاٹا۔

ٹورنامنٹ کا افتتاحی میچ انگلستان اور کینیڈا کی ٹیموں کے مابین کھیلا گیا جس میں کینیڈا کی ٹیم نے کامیابی حاصل کی۔ جرمنی اے اور جرمنی بی کا میچ کھیل کے اعتبار سے ٹورنامنٹ کا سب سے دلچسپ مقابلہ تھا۔ جس میں ایک نہایت جاندار اور سخت مقابلے کے بعد جرمنی بی کو کامیابی حاصل ہوئی۔

سپورٹس کلب احمدیہ انٹرنیشنل کے اراکین اور شعبہ سپورٹس کے معاونین نے خود ایک سکور بورڈ تیار کرکے گراؤنڈ کے جنوبی کونے میں نصب کر رکھا تھا جس کے ذریعے پوائنٹس سے متعلق معلومات مہیا کی جارہی تھیں۔ اس کے علاوہ گراؤنڈ میں براہ راست کمنٹری کا بھی انتظام تھا جو لاؤڈ سپیکر پر پنجابی اردو اور جرمن زبان میں وقفہ وقفہ سے کی جاتی رہی۔ ہر ٹیم کے واسطے ریفرشمنٹ کا خصوصی انتظام کیا گیا۔

کھانے کے وقفے تک پول میچز جاری رہے۔ نماز اور کھانے کے بعد جرمنی سی اور پنجاب خالصہ الیون نے ایک بہت ہی دلچسپ کھیل سے تماشائیوں کو محظوظ کیا۔ پہلے سیمی فائنل مقابلے میں جس کے مہمان خصوصی محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر صاحب انگلستان تھے جرمنی اے نے کینیڈا کو ۱۱۔ ۲۳ سے ہرا دیا جب کہ دوسرے سیمی فائنل میں جرمنی بی نے کمبائنڈ یورپین الیون کے خلاف ۹۔ ۲۴ سے کامیابی حاصل کی۔ اس میچ کے مہمان خصوصی محترم عطاء اللہ صاحب کلیم مربی انچارج جرمنی اور مکرم منصور احمد صاحب چوہدری صدر مجلس خدام الاحمدیہ ہالینڈ تھے۔

فائنل میچ چھ بجے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے گراؤنڈ میں تشریف لانے پر شروع ہوا۔ حضور ایدہ اللہ کو براہ راست گراؤنڈ میں کھلاڑیوں سے تعارف کے واسطے تشریف لاتا دیکھ کر تماشائیوں نے پرزور نعرے لگائے اور کھلاڑیوں نے بھی زوردار نعروں سے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ تعارف کے بعد گروپ فوٹو ہوا اور مقابلے کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ یہ فائنل میچ سٹلائیٹ کے ذریعے تمام دنیا میں دکھایا گیا۔ جرمنی اے نے ایک سخت مقابلہ کے بعد ۳۴۔۴۶ سے یہ فائنل مقابلہ جیت کر پہلے انٹرنیشنل طاہر کبڈی ٹورنامنٹ کی چیمپیئن ٹیم ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس میچ میں محمد ایوب' مسعود بٹ' محمد افضل' ظفر اللہ ملہی نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔

ٹورنامنٹ کے دیگر مقابلوں میں جو کھلاڑی عمدہ کھیل پیش کر سکے ان میں عطاء القدوس' عطا محمد' طارق نوید' طارق نعیم' نعیم اللہ خالد' راشد کاہلوں' سید مبارک شاہ' ظفر شاہ' مٹھو امجد' محسن اعوان' غلام مصطفیٰ' اور زاہد محمود باجوہ شامل تھے۔ فائنل میچ کے دوران لاؤڈ سپیکر پر جرمن اور اردو زبان میں رواں تبصرے کا انتظام تھا۔

فائنل میچ کے بعد ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ محمد منور عابد صاحب نے ٹورنامنٹ کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ ازاں بعد حضور اقدس نے ٹیموں کے کھلاڑیوں اور آفیشلز کو اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔ اول آنے والی ٹیم جرمنی اے کو ایک خوبصورت ٹرافی کے علاوہ ایک ہزار مارک کا نقد انعام بھی ملا اسی طرح دوسری پوزیشن حاصل کرنے والے ٹیم کو پانچ سو مارک کا نقد انعام ٹورنامنٹ کمیٹی کی جانب سے پیش کیا گیا۔ اس موقع پر دونوں ٹیموں کے کپتانوں نے یہ نقد انعامات بوسنین فنڈ کے واسطے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دیئے جس پر حضور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔ تمام ٹیموں کے کپتانوں کو خصوصی انعام دیئے گئے۔ ٹورنامنٹ کمیٹی کی جانب سے اس کبڈی ٹورنامنٹ کی ایک یادگاری شیلڈ جن مہمانان کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اور انہیں حضور نے عطا فرمائی ان میں امیر صاحب یو۔ کے (انگلستان) امیر صاحب جرمنی' صدر مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان' صدر مجلس خدام الاحمدیہ ناروے اور صدران مجالس خدام الاحمدیہ ہالینڈ و بلجیئم شامل تھے۔

آخر میں سیکرٹری ٹورنامنٹ نے امیر صاحب جرمنی کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ برکت اور دعاؤں کی خاطر ایک حقیر سا سوونیئر جو اس کبڈی ٹورنامنٹ کی ایک یادگار پلیٹ ہے اور سپورٹس کلب احمدیہ انٹرنیشنل کی جانب سے تیار کی گئی ہے پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کریں۔ چنانچہ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں یہ پلیٹ پیش کی تو تمام سٹیڈیم نعروں سے گونج اٹھا۔

اس ٹورنامنٹ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس روز پانچ ہزار سے زائد بوسنین مہاجرین حضور سے ملاقات کے واسطے ناصر باغ آئے ہوئے تھے اور ان میں سے کثیر تعداد نے یہ مقابلے بھی دیکھے۔ چنانچہ وقفہ وقفہ سے اپنی بسوں میں سوار ہو کر جب یہ لوگ واپس روانہ ہوتے تو تمام احباب نعروں کی گونج میں انہیں رخصت کرتے۔ فائنل میچ کے دوران بھی اور تقسیم انعامات کی تقریب کے دوران بھی ہمارے یہ مسلمان بوسنین بھائی جب ناصر باغ سے روانہ ہونے لگے تو پیارے آقا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بلند آواز میں نعروں کو گونج میں ہاتھ ہلا ہلا کر بڑی ہی شفقت اور محبت کے جذبات کے ساتھ انہیں رخصت فرمایا۔ دعاؤں بھرے الفاظ میں ان سب کو باری باری الوداع کہا۔ حضور نے اس موقعہ پر اہل بوسنیا کے لئے یہ نعرے لگوائے "بوسنیا زندہ باد" "بوسنیا عظمت کردار زندہ باد" تقسیم انعامات کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں حضور نے فرمایا کہ کھیل کے میدان میں احمدی کھلاڑیوں کے دو مقابلے ہوتے ہیں جب کہ دوسروں کا صرف ایک مقابلہ ہوتا ہے احمدی کھلاڑیوں کا جسمانی مہارت کے علاوہ اخلاقی امتحان بھی ہوتا ہے۔ احمدی کھلاڑی ہارتے وقت بھی اور جیتے وقت بھی اپنے ردعمل کو کلام الٰہی کے تابع کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ صاحب ایمان ہارے یا کامیاب ہو دونوں صورتوں میں عاجزی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کھیل میں اصل مقابلہ نفس کے ساتھ ہوتا ہے اور احمدی کھلاڑی کی یہی شان ہے کہ وہ نفس کے جذبات سے مغلوب نہیں ہوتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے خوشی ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے جرمنی کی جماعت کے احمدی کھلاڑیوں نے کبڈی کے اس فائنل میچ میں کسی بے ہودگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان روحانی اقدار کو بلند رکھے اور زندہ رکھے۔ جہاں روحانی میدان میں آپ کامیابیاں حاصل کریں وہاں جسمانی میدان میں بھی کامیابیاں آپ کے ساتھ ہوں اور دینی قدروں کا جھنڈا بھی آپ تھامے رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ نے ٹورنامنٹ کے انعقاد سے متعلق فرمایا کہ میں جرمنی کی جماعت کا ممنون ہوں کہ انہوں نے بڑی لگن اور محنت سے انتظام کیا اور بڑی عمدگی سے سارے کام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجام پائے۔

آخر میں حضور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور نے ٹورنامنٹ کے اختتام کا اعلان فرمایا اس دوران ہی ٹورنامنٹ انتظامیہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ ایک ضروری انعام دیا جانا رہ گیا ہے اور وہ اس ٹورنامنٹ کا سب سے دلچسپ یادگاری کبڈی میچ تھا جو ممبران قافلہ حضور اور مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کے مابین کھیلا گیا تھا۔ یہ مقابلہ ٹورنامنٹ کے کوالیفائنگ راؤنڈ میچز والے دن وقفہ کے دوران حضور ایدہ اللہ کی موجودگی میں کھیلا گیا تھا۔ شائقین کی اس میچ میں دلچسپی اور جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ گراؤنڈ کے اردگرد کہیں بھی تل دھرنے کو جگہ باقی نہ تھی اور چالیس منٹ کے اس میچ میں مسلسل نعروں اور داد تحسین کے شور میں کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔

حضور نے ازراہ شفقت ان دونوں ٹیموں کو بھی انعام دینا منظور فرمالیا اور فرمایا کہ ایک انعام رہ گیا ہے میرے قافلے کے ممبران اور مجلس عاملہ جرمنی کے درمیان کبڈی کا میچ ہوا تھا۔ اس میچ کے ہیرو جرمنی کی جماعت احمدیہ کے امیر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر رہے۔ انہوں نے ہر پوائنٹ جیتا۔ یہ ان کی پہلی کبڈی تھی اب انہوں نے کہا ہے کہ وہ ہمیشہ کبڈی کھیلا کریں گے۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و عافیت سے رکھے۔ مزید فرمایا کہ یہ میچ سب سے زیادہ دلچسپ تھا۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی زندہ باد کا نعرہ لگوایا اور انعامات تقسیم فرمائے۔ قافلہ حضور ٹیم کی طرف سے میجر محمود صاحب، نصیر قمر صاحب، مومن اور نبیل نے جب کہ جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، محمد عاقل خان صاحب، مبشر باجوہ صاحب نے نمایاں کھیل دکھایا۔

آخر پر اول اور دوم آنے والی ٹیموں نے پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کے ہمراہ گروپ فوٹوز بنوائے۔ اسی طرح سے قافلہ حضور اقدس اور مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی نے بھی حضور کے ہمراہ گروپ تصاویر بنوائی۔ نعروں کی گونج میں یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ حضور نے آخر میں تمام عالمگیر جماعت احمدیہ کو سلام کہا اور دعا کی کہ جماعت احمدیہ عالمگیر ہمیشہ اپنے اجتماعات میں آپ کے ساتھ شامل ہوتی رہے۔

اس طرح پہلا انٹرنیشنل طاہر کبڈی ٹورنامنٹ جرمنی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس ٹورنامنٹ کو اللہ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ کبڈی کے کھیل کی تاریخ میں دنیا کا یہ پہلا ٹورنامنٹ تھا جس کا فائنل مقابلہ مواصلاتی رابطے کے ذریعے تمام دنیا میں دکھایا گیا یعنی براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ دس ممالک سے آئے ہوئے کھلاڑیوں اور آفیشلز نے شمولیت اختیار کی۔ چار زبانوں میں لائیو کمنٹری نشر کی گئی یعنی اردو، پنجابی، انگریزی اور عربی میں گراؤنڈ میں فائنل میچ کے دوران جرمن تماشائیوں اور شائقین کے واسطے جرمن زبان میں لاؤڈ سپیکر پر کمنٹری کی گئی۔ اردو اور بوسنین زبان میں بھی کمنٹری کی گئی۔ شام کے وقت ٹورنامنٹ کمیٹی کی جانب سے ٹورنامنٹ میں شمولیت کرنے والے تمام ٹیموں کے کھلاڑیوں، آفیشلز، ایمپائرز، صدران مجالس خدام الاحمدیہ یورپ، جرمن صحافیوں، اخبارات کے نمائندوں اور دیگر معزز مہمانوں کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا گیا۔ اس موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ جرمن پارلیمنٹ کے ایک ممبر معہ اہلیہ شامل ہوئے۔ کھانے کے اختتام پر دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ نے ممبر پارلیمنٹ اور جسوال برادران کو ٹورنامنٹ کی جانب سے پیش کردہ یادگاری پلیٹس عطا فرمائیں۔

سرپرست امیر عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے ٹورنامنٹ کے اراکین میں برادر طارق گڈٹ، محمد منور عابد، مبارک احمد عارف اور خاکسار قمر احمد عطا شامل تھے۔ جب کہ مرزا نصیر احمد، محمد اجمل، امجد ملک، محمود احمد ناصر، ملک رحیم بخش، محمد سرفراز، محمد یونس، احسان ورک، شمس قدوس، نعمان احمد، مدثر، سردار محمود، سلیم احمد، نعیم احمد، وحید احمد، ناصر احمد، خالد حسین خادم، مظفر احمد، ممتاز کاہلوں معاونین شامل تھے جنہوں نے بہت ہی محنت اور قربانی کے ساتھ تعاون کیا۔ امپائرز میں شاہنواز صاحب، چوہدری منور خالد صاحب، برہان احمد صاحب، اعزاز رسول صاحب، منیر کاہلوں صاحب شامل تھے۔ متعدد دوستوں نے ٹورنامنٹ سپونسر کرنے میں تعاون کیا اور مدد کی۔ اس ٹورنامنٹ کے واسطے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے بہت محبت بھرے رنگ میں تعاون اور مدد کی اور آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ کا بہت سا ریکارڈ بھی ہماری راہنمائی کے لئے ارسال کیا۔ اس سلسلہ میں ہم محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، سید طاہر محمود صاحب ماجد معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان اور محترمی حمید احمد خالد صاحب سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ پاکستان کے بہت شکرگزار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزاء عطا فرمائے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ٹورنامنٹ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے

فرانکفرٹ میں یوم آزادی پاکستان ہاکی ٹورنامنٹ کا انعقاد

فرانکفرٹ سپورٹس کلب احمدیہ انٹرنیشنل فرانکفرٹ کے زیر اہتمام چودہ اگست کے روز پہلا یوم آزادی پاکستان ہاکی ٹورنامنٹ منعقد ہوا جس میں آٹھ ٹیموں نے شرکت کی۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح صبح ۱۱ بجے محمد منور عابد صاحب نائب صدر سپورٹس کلب احمدیہ انٹرنیشنل نے کیا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز ٹیموں کے میدان میں لائن اپ ہو جانے کے بعد ہوا جس کے بعد اطفال نے پاکستان کا قومی ترانہ پیش کیا۔ مہمان خصوصی مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے اپنی مختصر افتتاحی تقریر میں قیام پاکستان کا مقصد اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے نوجوانوں اور اطفال کو آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے لئے ہر میدان میں محنت اور دعا کرنے کی تلقین کی۔ ٹورنامنٹ کے افتتاحی میچ میں بریمن ہاکی فرینڈز نے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی ٹیم کو چھ صفر سے ہرا کر کامیابی حاصل کی۔ جونیئر سیکشن میں Hattersheim لیکس نے گریس ہائم فرانکفرٹ کے خلاف اپنا میچ جیتا۔ لیگ سسٹم پر کھیلے جانے والے اس ٹورنامنٹ میں کل چودہ میچز کھیلے گئے۔ گرمی اور تیز دھوپ کے باوجود SKG کلب کے آسٹروٹرف گراؤنڈ میں ستر کے لگ بھگ موجود کھلاڑیوں اور شائقین نے نہایت دلچسپی اور جوش و خروش سے تمام دن میچز کے پروگرام میں شمولیت کی۔ کولون، بریمن، فرانکفرٹ، باد میرین برگ، راڈے فورم والڈ، آلسن، ایزرلون اور فرانکفرٹ کے قرب وجوار سے آئے ہوئے اطفال اور خدام نے بہت نظم و ضبط کے ساتھ ان مقابلوں میں شرکت کی اور اس کے آخر میں متعدد کھلاڑیوں نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ فائنل میچ میں سپورٹس کلب احمدیہ انٹرنیشنل ہاکی ٹیم کے بریمن ہاکی فرینڈز کو ایک صفر سے ہرا کر ٹورنامنٹ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ تیسری پوزیشن ریجنل الیون کولون نے حاصل کی۔ جونیئر سیکشن میں Hattersheim کے اطفال کی ٹیم کو اول آنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ گریس ہائیم کی ٹیم کے اطفال نے کم عمر ہونے کے باوجود اچھا کھیل پیش کیا۔ اختتامی تقریب ساڑھے چھ بجے شام شروع ہوئی۔ نمایاں اعزازات حاصل کرنے والی ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ خاکسار نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کی۔ ازاں بعد مہمان خصوصی مکرم قیصر احمد صاحب ایڈیشنل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے انعامات کی تقسیم کے بعد اختتامی تقریر کی اور دعا کے ساتھ ٹورنامنٹ کے اختتام کا اعلان کیا۔

نمایاں کھیل پیش کرنے والے کھلاڑیوں میں انور اعوان، ابرار الحق، نوید صاح، لقمان، شاہد عمران، زاہد عرفان ظفر، عمیر، عبدالرؤف، سرفراز صنوبر، شہباز احمد، رضوان، منصور، مظفر خواجہ، شمس، انور بھٹی، بشیر بٹ، ذیشان داؤد اور انوار بھٹی شامل ہیں۔ جب کہ سینئر کھلاڑیوں میں امتیاز احمد، ظفر منصور، احمد ملک، مرزا نصیر احمد، ملک شعیب، احسان اللہ، مظفر احمد، حنیف احمد، نعمان حامد، محمد یونس، رفیع احمد، عثمان احمد بھٹی اور الطاف احمد شامل ہیں۔ علاوہ ازیں اراکین ٹورنامنٹ کمیٹی فیلڈ جیوری اور ایمپائر کے فرائض انجام دینے والے خدام میں احسان اللہ ورک، محمد حنیف احمد بھٹی آف گوجرہ، مرزا نصیر احمد، نعمان احمد حامد اور مظفر احمد قابل ذکر ہیں۔ کولون ریجن کے شیخ عامر احمد اور روالڈورف مجلس کے محمد اجمل اور منصور احمد نے بہت تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن جزاء سے نوازے۔ اس طرح سے پہلا یوم آزادی ہاکی ٹورنامنٹ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ: ص ۳

پہنچے گا۔ اور ان کی میجارٹی (کثرت) کہیں بھی نہ رہے گی۔ اخبار پائنیئر (الہ آباد) نے اس کی خبر دیتے ہوئے لکھا کہ احمدیہ وفد عصر کے وقت پیش ہوا سیکرٹری وفد نے اصلاحات کی ضرورتوں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یورپئین اور ہندوستانی میں جو تفریق کی جاتی ہے یہ موجودہ باعث بے اطمینانی کا ہے۔ ایسی کوئی اصلاحات نافذ نہ ہوں جو چھوٹی جماعتوں کے حقوق کے لئے ضرر رساں ہوں آخر میں بیان کیا کہ ہندوستان کے واسطے دو قسم کی اصلاحیں ضروری ہیں۔ اول وہ اصلاحیں جو سارے ملک کی مجموعی حالت کا خیال کرکے پیش کی جاتی ہیں۔ دوم وہ اصلاحیں جو تعلیم یافتہ اصحاب کی اکثریت چاہتی ہے۔ دونوں قسم کی اصلاحیں بہت ضروری ہیں اور انصاف کا تقاضا ہے کہ ان اصلاحوں کو جاری کیا جائے۔ لیکن آخری فیصلہ کرتے وقت مفصلہ ذیل امور کا لحاظ ضروری ہے۔ کوئی ایسی اصلاح نہ ہو جس سے قلیل التعداد اقوام کے حقوق کو نقصان پہنچے۔ جو اصلاحیں اس ملک کی مختلف اقوام کی بہبودی کے لئے ضروری نظر آرہی ہیں اور ان سے جائز حقوق پورے ہوتے ہیں ان کو مسترد نہیں کرنا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل : تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی، وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

Gen Zia's legacy

THE article of Mr F.S. Ajazuddin (*Dawn* July 15) was indeed an eye opener and mind refreshing provided one has both.

He has very carefully analysed the period of General Zia-ul-Haq. In fact, this is the period in the history of our country when Zia politicised the Army and militarised politics.

It was Zia's period that we saw the birth of MQM, Nifaz-e-Fiqah-e-Jafaria, Sipah-i-Sahaba, Punjabi Pakhtoon Ittehad, Jeay Sindh Separatists and many drug barons and drug mafia. All such parties or organisations were armed to their teeth with the gift presented by Gen Zia i.e. Kalashnikov.

How much killing took place amongst these groups and how many innocent people lost their lives, is well known to all of us. What service Zia did to Islam? And what damage Zia did to the political system of the country could be well gauged from the political situation prevailing in the country at the moment. I ask them who was the architect of this Eighth Amendment due to which every political party has suffered.

What Mr Nawaz Sharif is going through at the moment is mainly due to this Eighth Amendment — first he came to power because of this and now he is suffering because of this.

It has been reported that a large committee has been set up by Mr Nawaz Sharif to make arrangements for the death anniversary of General Zia-ul-Haq, which shall be observed on Aug 17 on a large scale to pay homage to Gen Zia for his services to Islam and Ummah. Here may I ask which service is being referred to? Was Shariat enforced during the 11-year-rule of Zia? What Islamic laws were enforced during Zia's period except Hudood which have become a new tool of torture and bribery in police hands. Was Ummah united during Zia's period? Zia could not even persuade Iran or Iraq to stop their war. Then which service to Ummah are they talking about?

The new class of warlords, created during Zia's regime armed with Kalashnikovs, fully combatant, are trigger finger away from another Beruit. So far not even 2% of their sophisticated weapons have been recovered by the Army.

It is high time that Mr Nawaz Sharif and his group realise what Zia-ul-Haq did, and be honest and have the courage to call spade a spade.

According to me the only good service Zia did to this nation is that he brought to limelight energetic and dynamic Nawaz Sharif.

Stand up Nawaz Sharif like an honest man, and, while criticising your opponents, for once atleast criticise Zia-ul-Haq for what he has done; atleast criticise him for Eighth Amendment. In the farewell speech on television, Nawaz Sharif himself admitted about the Kalashnikov and heroin culture. The irony of fate is that not once he mentioned who was responsible for all this mess, although he criticised people way backup to 1970.

MRS ZAHIDA R. MIRZA
Lahore

DAWN MONDAY, AUGUST 2, 1993

ڈان

۲۔اگست ۱۹۹۳ء

مسز زاہدہ۔ آر۔ مرزا ڈان کے ۲/اگست ۱۹۹۳ء کے شمارے میں کہتی ہیں۔

مسٹر ایف۔ ایس۔ اعجاز الدین کا مضمون (ڈان ۱۵/جولائی ۱۹۹۳ء واقعی آنکھیں کھولنے والا اور ذہن کو تازہ کرنے والا تھا۔ بشرطیکہ کسی کے پاس یہ دونوں چیزیں موجود ہوں۔

انہوں نے بڑی احتیاط کے ساتھ جنرل ضیاء الحق کے دور کا تجزیہ کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک کی تاریخ میں یہ وہ دور ہے۔ جب ضیاء نے فوج کو سیاست زدہ بنادیا اور سیاست کو فوج زدہ بنادیا ہے

یہ ضیاء ہی کا دور تھا جس میں ہم نے ایم۔ کیو۔ ایم کا قیام ظہور میں آتے دیکھا نفاذ فقہ جعفریہ۔ سپاہ صحابہ پنجابی پختون اتحاد۔ جئے سندھ سپیریٹسٹ اور بہت سے منشیات کا دھندا کرنے والے بہت بڑے بڑے لوگ اور ڈرگ مافیا دیکھے۔ یہ تمام پارٹیاں یا تنظیمیں انتہائی طور پر اس کلاشنکوف سے مسلح کی گئیں جو جنرل ضیاء نے تحفے کے طور پر ان کو دیں۔

اس عرصہ میں کتنے لوگ ان گروہوں میں سے ہلاک کئے گئے اور کتنے بیگناہ لوگوں کی جانیں ضائع ہوئیں۔ یہ بات ہم سب کو معلوم ہے ضیاء نے اسلام کی کیا خدمت کی اور ضیاء نے سیاسی سسٹم کو کیا نقصان پہنچایا۔ ان کا اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ موجودہ وقت میں سیاسی فضاء کیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ آٹھویں ترمیم کا معمار کون تھا۔ جس کی وجہ سے ہر سیاسی جماعت کو نقصان پہنچا ہے۔ جو کچھ اب مسٹر نواز شریف کے ساتھ ہو رہا ہے وہ آٹھویں ترمیم ہی کا نتیجہ ہے۔ پہلے وہ اس کے ذریعے اقتدار میں آئے اب وہ اس کی وجہ سے نقصان سے اٹھا رہے ہیں۔

بتایا گیا ہے کہ مسٹر نواز شریف نے ۱۷/اگست کو جنرل ضیاء الحق کی وفات کی برسی منانے کے سلسلے میں ایک بہت بڑی کمیٹی تشکیل دی ہے تا کہ اس تقریب کو بڑے پیمانہ پر منایا جاکر جنرل ضیاء کو داد و تحسین پیش کی جائے۔ ان خدمات کے سلسلے میں جو انہوں نے اسلام اور امہ کے لئے کیں۔ کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ وہ کونسی خدمات ہیں جن کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے کیا شریعت ان کے گیارہ سالہ دور میں نافذ ہو گئی۔ کیا اسلامک قوانین ضیاء کے دور میں نافذ ہو گئے سوائے حدود کے۔ جو پولیس کے ہاتھوں میں تکلیف دینے اور رشوت کا ایک اور ہتھیار ان کے ہاتھ لگ گیا۔ کیا ضیاء کے دور میں امتہ متحد ہو گئی۔ ضیاء تو ایران اور عراق کو بھی اس بات پر مائل نہ کرسکے کہ وہ اپنی جنگ ختم کردیں۔ پھر امتہ کے لئے کون سی خدمات ہیں۔ جن کا ذکر کیا جارہا ہے۔ جن کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں۔ جنگی سرداروں کی ایک نئی جماعت ضیاء کے دور میں جو شروع ہوئی تھی اور جسے کلاشنکوف سے مسلح کیا گیا تھا۔ اور جو پوری طرح لڑاکے ہیں وہ پاکستان کو بیروت بنانے سے تھوڑے ہی فاصلے پر ہیں۔ اب تک اچھا اسلحہ دو فی صد بھی فوج واپس نہیں لے سکی۔ وقت آگیا ہے کہ مسٹر نواز شریف اور ان کے لوگ اس بات کو محسوس کریں کہ ضیاء الحق نے کیا کچھ کیا تھا۔ اور دیانت داری کے ساتھ اس حوصلہ مندی کا اظہار کریں کہ پھاوڑے کو پھاوڑا ہی کہا جا سکے۔

میرے خیال میں ضیاء نے جو صرف ایک ہی اچھی بات کی وہ یہ ہے کہ انہوں نے نواز شریف جو خاصے محنت سے کام کرنے والے ہیں اور ترقی پسند ہیں ان کو وہ آگے لے کر آئے۔ نواز شریف کو چاہئے کہ وہ ایک دیانت دار آدمی کی طرح کھڑے ہو جائیں اور جب کہ وہ اپنے مخالفین پر تنقید کرتے ہیں۔ تو کم از کم ایک دفعہ تو ضیاء الحق پر تنقید کریں یعنی اس کی ان باتوں پر جو انہوں نے کیں۔ کم از کم آٹھویں ترمیم کے لئے تو ان پر تنقید کریں۔ اپنی الوداعی تقریر میں انہوں نے جو ٹیلیوژن پر کی تھی۔ نواز شریف نے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ کلاشن کوف اور ہیروئن کلچر موجود ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ بھی اس شخص کا نام نہیں لیا جن کی وجہ سے یہ سب کچھ موجود ہے۔ اگرچہ انہوں نے ۱۹۷۰ء تک کے لوگوں پر تنقید کی۔ یہ خط لاہور سے لکھا گیا۔

Muslim decline

PLEASE refer to the recent article under the title, "Decline of Muslim society" by Dr. Ziauddin Ahmed (July 23). This article reminded me of what a great statesman, philosopher and leader of his time, Sir Sultan Mohd Shah Aga Khan III had said in one of his memorable speeches. Diagnosing the cause of the downfall and decay of Muslims, he had said:

"...The greatest and by far the most important, indeed the mother of all the other causes direct or indirect, is the intellectual and spiritual revolution that took place in West soon after the renaissance but which unfortunately for us we misunderstood at the time and have suffered from it ever since. The revolution led to immense power over the force of nature...Alas, at the critical time in the Muslim East, more and more thought and concentration was given to further study of the classical discoveries of the past. The 'Allama theory of knowledge' in which the past was given complete wisdom and the future was to follow rather than go forward, put a stop to what was important for political, economic and indeed cultural life. Both east and west are agreed that the Greco-Arab period produced some of the greatest intellectual giants of the human race. But while we were satisfied to look at the world through the eyes of our giants, the West insisted on more and more pigmies sitting one over the other on the top of the giants' shoulders till their accumulated height was infinitely greater than that of the original giant on whom they had built their foundations."

(Message to the "World of Islam": a collection of speeches of Sir Sultan Muhammad Shah Aga Khan III, P-55).

I only wish our educationists, scholars, philosophers, historians and legislators think on these lines and try to understand the true causes of the Muslim decline and recommend remedial steps accordingly.

JAN-E-ALAM KHAKI
Karachi

DAWN TUESDAY, AUGUST 3, 1993

ڈان

۳۔اگست ۱۹۹۳ء

جان عالم خاکی (کراچی) ڈان کے ۳/اگست ۱۹۹۳ء کے شمارے میں کہتے ہیں۔

آپ کے ۲۳/جولائی کے شمارے میں ڈاکٹر ضیاء الدین کا ایک مضمون "مسلم سوسائٹی کا انحطاط" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اس کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس مضمون نے مجھے ایک بہت بڑے سیاست دان فلاسفر اور اپنے وقت کے رہنما سر سلطان محمد شاہ "آغا خاں سوئم" نے جو کچھ اپنی ایک یادگار تقریر میں کہا تھا کی یاد دلادی۔ مسلمانوں کے انحطاط کے اسباب کی تشخیص کے سلسلے میں آپ نے کہا "سب سے بڑا اور بہت ہی اہمیت رکھنے والا سبب جسے حقیقت میں تمام اسباب کی وہ بلاواسطہ ہوں یا بالواسطہ ماں کہا جاسکتا ہے یوروپ مین احیاء کے بعد ذہنی اور روحانی انقلاب برپا ہوا جسے ہم نے بدقسمتی سے غلط سمجھا اور اس وقت سے لے کر اب تک ہم اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ اس انقلاب کے نتیجہ میں قدرت کی طاقتوں پر بہت سا کنٹرول حاصل کر لیا گیا۔ افسوس ہے کہ اس نازک وقت میں مشرقی مسلمانوں نے اپنے خیال اور اپنی توجہ کو اس بات کی طرف مرکوز رکھا کہ جو کچھ پہلے پاچکے ہیں یا جس کا انکشاف ہو چکا ہے۔ اسی کے مطالعے کو جاری رکھا جائے علم کی علامہ تھیوری کو جس میں ماضی کو عقل مکمل عقل کل سمجھا جاتا ہے اور مستقبل سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرے۔ اور خود آگے نہ بڑھے۔ یہ ایسی بات ہے جس نے مسلمانوں کی سیاسی اقتصادی اور سچ تو یہ ہے کہ ثقافتی زندگی کے آگے روکیں کھڑی کردیں مشرق اور مغرب دونوں اس بات پر متفق ہیں۔ کہ یونان/عرب دور نے بہت بڑے بڑے ذہین دیو قامت

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دوسرے کو تسلیم کرنے کے بارے میں یاسر عرفات اور اسحاق رابین کی خط و کتابت

یاسر عرفات بنام اسرائیلی وزیر اعظم

جناب وزیر اعظم

اعلان اصول پر دستخط سے مشرق وسطیٰ کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوتا ہے۔ اس حقیقت پر مکمل اعتماد کی بنا پر میں پی ایل او کی جانب سے مندرجہ ذیل عہد کی تصدیق کرنا چاہتا ہوں کہ.....

پی ایل او مملکت اسرائیل کے اس حق کو تسلیم کرتی ہے کہ وہ امن اور تحفظ کے ساتھ قائم رہے۔

پی ایل او سلامتی کونسل کی قرارداد 242 اور 338 کو قبول کرتی ہے۔ پی ایل او مشرق وسطیٰ کے امن کے عمل اور دونوں فریقوں کے درمیان کشمکش کے پرامن حل کا خود کو پابند سمجھتی ہے اور اعلان کرتی ہے کہ مستقل حل کے سلسلے میں تمام حل طلب امور مذاکرات کے ذریعے طے کئے جائیں گے۔

پی ایل او کی طرف سے دستخط ایک تاریخ ساز واقعہ ہے جس کے ذریعے پرامن بقائے باہمی کے ایک نئے عہد کا آغاز ہوتا ہے۔ جو تشدد اور ایسی تمام کارروائیوں سے مبرا ہوگا جن سے امن و استحکام کو خطرہ لاحق ہو۔

پی ایل او دہشت گردی اور تشدد کی دوسری کارروائیوں سے قطع تعلق کرتی ہے اور اپنی تنظیم کے تمام عناصر اور تمام اہلکاروں کو اپنی ذمہ داری میں لیتی ہے۔ تاکہ وہ ان امور پر عمل کریں خلاف ورزی کی روک تھام کریں اور خلاف ورزی کرنے والوں کی تادیب کریں۔

ایک نئے عہد کے آغاز 'اعلان اصول پر دستخط اور سلامتی کونسل کی قرارداد 242 اور 338 کو تسلیم کرنے کی بنا پر پی ایل او تصدیق کرتی ہے کہ فلسطینی میثاق کی وہ دفعات جو اسرائیل کے حق وجود کی نفی کرتی ہیں اور میثاق کی وہ شقیں جو خطے میں کئے جانے والے اقدامات کے منافی ہیں اب غیر موثر اور ضابطے سے خارج قرار دی جاتی ہیں۔

پی ایل او وعدہ کرتی ہے کہ فلسطینی قومی کونسل کے سامنے قرارداد پیش کرے گی کہ وہ فلسطینی میثاق میں متعلقہ تبدیلیوں کو باضابطہ طور پر منظور کرے۔

خیر اندیش
یاسر عرفات
چیئرمین تنظیم آزادی فلسطین

اسرائیلی وزیر اعظم بنام یاسر عرفات

جناب چیئرمین

آپ کا مکتوب محررہ 9 ستمبر 1993ء کے جواب میں میں تصدیق کرنا چاہتا ہوں کہ پی ایل او کی جانب سے کئے گئے وعدوں کی روشنی میں جو آپ کے مکتوب میں شامل ہیں حکومت اسرائیل نے فیصلہ کیا ہے کہ پی ایل او کو فلسطینی باشندوں کی نمائندہ تنظیم کے طور پر تسلیم کر لیا جائے اور مشرق وسطیٰ کے عمل امن کے دائرے میں اس سے مذاکرات کا آغاز کریں۔

اسحاق رابن
وزیر اعظم اسرائیل

> اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر اسحاق رابین اور تنظیم آزادی فلسطین کے سربراہ جناب یاسر عرفات نے ایک دوسرے کو تسلیم کر لینے کا جو اعلان کیا ہے اس کا مکمل متن اور اس پر بی بی سی کا تبصرہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۱۲- ستمبر کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ بعض لوگ اسے تاریخ ساز واقعہ قرار دے رہے ہیں جبکہ بہت سے لوگ اس کے مخالف ہیں۔ ایک دوسرے کو تسلیم کرنے کے بعد فلسطینیوں کو مقبوضہ عرب علاقوں میں داخلی خود مختاری دینے کے معاہدے پر واشنگٹن میں دستخط ہوئے جس میں اسرائیلی وزیر اعظم اور فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہوں کے علاوہ امریکہ کے سابق صدور نے بھی شرکت کی۔ موجودہ امریکی صدر مسٹر کلنٹن اس تقریب کے میزبان تھے۔

دونوں نے جذباتی جست لگائی ہے

خطوط پر بی بی سی کا تبصرہ

یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیر اعظم رابن نے ایک دوسرے کو جو خطوط لکھے ہیں۔ ان کے بارے میں بی بی سی نے اپنے تبصرے میں کہا ہے کہ ان کی عملی اہمیت تو محض اتنی ہے کہ اسرائیل اور پی ایل او کے نمائندے باضابطہ طور پر بات چیت کریں گے۔ لیکن ان خطوط کی اصل اہمیت یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے ایک بڑی جذباتی جست لگائی ہے۔ دونوں طرف سے ایک دوسرے کے دل میں جو بد اعتمادی اور نفرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اسے دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ یاسر عرفات کے خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ پی ایل او نے اپنے انداز میں کتنی تبدیلیاں کی ہیں۔ خط سے یہ بھی اندازہ ہوگا کہ یاسر عرفات نے بالکل صاف الفاظ میں بالاخر یہ تسلیم کر لیا ہے کہ وہ فلسطین جس پر عرب صدیوں سے آباد چلے آتے تھے اب ان باشندوں کو واپس نہیں مل سکتا۔ انہوں نے یہ یقین دہانی کرا دی ہے کہ تشدد سے کام نہیں لیا جائے گا۔ اب فلسطینیوں کو جو بھی زمین ملے گی وہ مذاکرات کے ذریعے ملے گی۔ یاسر عرفات نے پی ایل او کے وجود کی پرانی تاریخ بے اثر اور خارج از رابطہ قرار دے دی ہے اور غالباً ان کے مخالفین ان پر الزام لگا رہے ہیں کہ انہوں نے سب کچھ لٹا کر تنظیم کا خالی ڈبہ اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ بی بی سی نے اسرائیلی وزیر اعظم کے یاسر عرفات کے نام خط کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس خط میں مسٹر رابن ایک بڑی نفسیاتی رکاوٹ کو پار کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ خط کم اور دفتری نوٹ زیادہ ہے جس کے آخر میں رسمی لفظ خیر اندیش تک نہیں لکھا گیا ہے۔ اس خط میں دو باتیں ہیں پی ایل او کو فلسطینیوں کی نمائندہ تنظیم تسلیم کرنے کا وعدہ۔ گویا اب اسرائیل کو وہ تمام پراپیگنڈہ ترک کرنا پڑے گا۔ جو پی ایل او کے خلاف برسوں سے کرتا چلا آیا ہے۔ دوسرا وعدہ ہے اس سے مذاکرات شروع کرے۔ اب اسرائیل پی ایل او کے اختیار سے روگردانی نہیں کر سکے گا اور فلسطینیوں میں نفاق پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اور یہیں سے اس خیال نے جنم لیا ہے کہ مسٹر رابن اور یاسر عرفات دونوں کے مقاصد ایک ہو چکے ہیں اور وہ یہ ہے کہ مقبوضہ علاقے میں فلسطینیوں کی تنظیم [illegible] اور اس معاہدے کو رد کرنے والوں کو اثر انداز نہ ہونے دیں۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۷۲ میں

Mrs. Nyi Tarkimah. K. W/o Kasnarwi

عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۶۹ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۲-۶-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

1- Gold Ornaments 16 grm valuing RP320000

2- Haqmehr(dower) RP50000

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Mrs. Nyi Tarkimah. K. Jln Dr Cipto Mangunkusumo- Gang Anggrex No. 75 Cire Bon 45131 Jabar Indonesia

گواہ شد نمبر ا

Kasnawi S/o Tarsub

گواہ شد نمبر ۲

Hajjah Cintasih s/o Mds. Kartodihardjo

مسل نمبر ۲۹۱۷۳ میں

Mrs. Noneng Aminah W/o Yayan Sobandi

پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت ۷۹-۸-۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۲-۷-۱۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

1- A Land 98 sqr.mtr valuing RP 800000 2- Haq mehr (dower) RP 50000

اس وقت مجھے مبلغ ۸۱۹۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Mrs. Noneng Aminah Kampung Barukai Rt. 06 Rw . Xi Desa Jambudipa. Kecamatan Cisarua Bandung Jabar Inodnesia

گواہ شد نمبر ا

Sobandi S/o Cholil Inodnesia

گواہ شد نمبر ۲

Rumdan S/o A. Sunarya Indonesia

مسل نمبر ۲۹۱۷۴ میں

Yayan Sobandi S/o Cholil

پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت ۷۸-۱۰-۹ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۲-۷-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۹۹۲۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Yayan Sobandi Kampung Barukai Rt. 06 Rw.Xi Desa Jam Budipa Kecamajan Cisarua Ban Dung Jabar Inodnesia

گواہ شد نمبر ا

Noneng Aminah D/o A. Suhaya Indonesia

گواہ شد نمبر ۲

Juara S/o Dimyati Indonesia

بقیہ : ص ا

منعقد ہوئی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے۔

بقیہ : ص ٦

انسان پیدا کئے لیکن ہم تو اس بات پر مطمئن رہے کہ دنیا کو انہی کی نظر سے دیکھیں۔ مغرب نے اس بات پر اصرار کیا کہ بہت سے چھوٹے چھوٹے آدمیوں کو ایک دوسرے پر بٹھا کر ان دیو قامت انسانوں کے کندھوں پر کھڑا کر دیا۔ حتیٰ کہ ان کی مجموعی بلندی ان دیو قامت انسانوں سے بہت آگے بڑھ گئی۔ جن کی بنیادوں پر نئی تعمیر کی گئی۔ یہ حوالہ سر سلطان محمد شاہ آغا سوئم کی کتاب "پیغام برائے اسلامی دنیا" کے صفحہ ۵۵ سے لیا گیا ہے۔ اور یہ ان کی تقریروں کا مجموعہ ہے)

میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے ماہرین علماء فلاسفر تاریخ دان اور قانون ساز ان خطوط پر غور کریں اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ مسلمانوں کے انحطاط کے اسباب کیا تھے اور پھر اس کا مداوا پیش کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۵- ستمبر- گرمی کا سلسلہ ابھی جاری ہے- موسم اعتدال کی طرف مائل ہے- آج ربوہ کا درجہ حرارت ۳۳ درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیراعظم مسٹر معین الدین احمد قریشی نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم ضرور تعمیر ہونا چاہئے- انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر ثابت ہو گیا کہ سابق صدر' وزیراعظم یا کوئی بھی امیدوار فوجداری جرم میں ملوث ہے تو اس کے خلاف فوراً ایکشن لوں گا- انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے مزید واقعات بھی ہوں گے لیکن ہم الیکشن ملتوی نہیں کریں گے- انہوں نے بتایا کہ بجلی گیس اور ٹیلی فون کے نادہندگان کی لسٹیں بھی تیار کی جا رہی ہیں- وصولی کے لئے مہم شروع کی جائے گی-

○ معین قریشی اپنے موجودہ عہدے سے فراغت کے بعد پاک چین امریکہ بینک بنائیں گے- اس کے لئے بڑی پاکستانی و امریکی کمپنیاں اور بینک آف چین سرمایہ کاری کریں گے-

○ مسلح افواج کے سربراہوں اور صدر اور وزیراعظم سے امریکی جنرل جوزف ہور نے ملاقاتیں کیں- باہمی دلچسپی کے امور پر مذاکرات ہوئے- جنرل ہور کو سلامتی کے معاملات پر بریفنگ دی گئی-

○ لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس عبدالمجید ٹوانہ نے نواز شریف' غلام حیدر وائیں اور منظور وٹو کے خلاف سرکاری فنڈز کے ناجائز استعمال کے تحت ایک ریفرنس نگران وزیراعظم کو بھجوا دیا ہے اور کارروائی کی سفارش کی ہے بیت المال کے فنڈ کی تقسیم کا ریکارڈ بھی ہمراہ بھجوایا گیا ہے-

○ قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ پریسلر ترمیم کا مقصد پاکستان کو ترقی و خوشحالی سے محروم رکھنا ہے انہوں نے امریکی جنرل جوزف ہور سے ملاقات میں امریکہ پر زور دیا کہ امریکہ مسئلہ کشمیر کے جلد تصفیے کے لئے اپنا اثر رسوخ استعمال کرے-

○ سابق نگران وزیراعظم غلام مصطفیٰ جتوئی اور ان کے دونوں بیٹوں کو انتخاب لڑنے کے لئے نااہل قرار دے دیا گیا ہے- انہوں نے سرکاری واجبات ادا نہیں کئے تھے- مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی کا مقابلہ آصف زرداری کے ساتھ تھا-

○ سپاہ صحابہ کے ۵۲ قیدیوں نے ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں ہنگامہ کر دیا جس پر آٹھ گھنٹے کے بعد قابو پایا گیا-

○ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ پیپلز پارٹی نے جاگیرداروں اور مسلم لیگ نے صنعت کاروں کو زیادہ ٹکٹ دیئے ہیں ان میں سے اکثریت پرانے چہروں پر مشتمل ہے- بیشتر نشستیں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے درمیان ہی تقسیم ہوں گی-

○ پنجاب سے جنرل ضیاء کے شوریٰ کے سابق اراکین میں سے ۳۱ کو مسلم لیگ نے اور ۱۶ کو پیپلز پارٹی نے ٹکٹ دیئے ہیں-

○ پیپلز پارٹی کے مخدوم امین فہیم قومی اسمبلی کے بعد صوبائی اسمبلی کی نشست سے بھی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں-

○ سکردو میں نامعلوم افراد جو ماسک پہنے ہوئے تھے' کی فائرنگ سے ۴- افراد ہلاک ہو گئے-

○ سندھ اسمبلی کے لاڑکانہ کے ایک حلقے سے پیپلز پارٹی کے نادر علی مگسی بھی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوامی سیلاب کو کوئی نہیں روک سکتا ہم ۱۹۷۰ء جیسی کامیابی حاصل کریں گے- لوٹ کھسوٹ اقربا پروری اور استحصال کی سیاست کرنے والوں کو ۱۶ اکتوبر کے بعد بحیرۂ عرب میں پھینک دیا جائے گا- انہوں نے کہا کہ ہم ملوں کی نہیں دلوں کی سیاست کرتے ہیں- عوامی ریلا چمک کی جھوٹی کرشمہ سازی کو بہا کر لے جائے گا- انتخابات میں مقابلہ غریبوں کو حق دلانے والی اور غریبوں کے حقوق غصب کرنے والی پارٹی کے درمیان ہے-

○ جناب نواز شریف نے انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھٹو کی بیٹی پہلے گھر کا جھگڑا نبٹائے پھر قوم سے فیصلہ لے ماں اور بھائی سے لڑنے والی عوام کی خدمت کیا کرے گی انہوں نے الزام لگایا کہ بھٹو خاندان ملک کو اپنی جاگیر سمجھتا ہے سیاست میں کارکردگی اور اہلیت کی بناء پر ووٹ لینے کی روایت ہم نے ڈالی ہے- انہوں نے کہا کہ پاکستانی بن کر سوچیں کہ ووٹ کا حقدار کون ہے-

○ پیپلز پارٹی اور بی این ایم کے درمیان بلوچستان میں اتحاد ہو گیا ہے-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مخدوم امین فہیم کی کامیابی نے پیپلز پارٹی کی کامیابی کی بنیاد رکھ دی ہے-

○ فلسطینیوں کے بعد اب اردن اور اسرائیل کے درمیان بھی معاہدہ طے پا گیا ہے- مراکش نے بھی اسرائیل کو تسلیم کرنے کا عندیہ دیا ہے- اسرائیل کے وزیراعظم رباط پہنچ گئے ہیں-

○ ڈرگ مافیا کی طرف سے امریکی سفارت کاروں کے اغوا کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے- منشیات کے سمگلروں کے خلاف کارروائی شروع ہونے کے بعد امریکی باشندوں کی نقل و حرکت اور سیاحوں کی تعداد میں کمی آ گئی ہے-

○ سابق وزیراعظم نواز شریف کے خلاف ایک ارب روپے کے سرکاری فنڈز کے ناجائز استعمال کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہے-

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کی پالیسیوں کے درمیان کوئی فرق نہیں- انہوں نے کہا کہ سندھی محسوس کرتے ہیں کہ انہیں الگ تھلگ کر دیا گیا ہے- انہوں نے بتایا کہ وہ پاکستان اس وقت آئیں گے جب ان کے نمائندے سبک مجید انہیں کہیں گے-

○ جے یو آئی نے کہا ہے کہ پی ایل او اسرائیل معاہدہ مسلمانوں کا ڈیتھ وارنٹ ہے- جے یو آئی نے اس مسئلے پر آل پارٹیز کانفرنس بلانے کا اعلان کر دیا ہے-

○ بھارتی فوج کے اعلیٰ افسروں نے جن کو زبردستی ریٹائر کیا گیا تھا دہلی ہائی کورٹ میں بھارتی صدر کے ان اختیارات کو چیلنج کر دیا ہے جن کے تحت وہ کسی بھی فوجی افسر کو بغیر نوٹس یا بغیر موقف سنے برطرف کر سکتے ہیں- ان افسران میں ۴ جنرل شامل ہیں-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب خان نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ بھی بلا مقابلہ قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے ہیں-

گل گھوٹو' منہ کھر اور سرکن کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض مثلاً بندش' اپھارہ' سوزش پستان' ٹک' جلد کی خرابی' رحم نکالنا' جیر' چیچک' واہ' زہرباد' جانوروں کا بخار اور تھنوں میں ناڑ گلٹی پیدا ہو جانا وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات حیوانات دستیاب ہیں- لٹریچر مفت (بذریعہ ڈاک 1 روپیہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں)

وٹرنری ڈاکٹرز فری سیمپلز اور لٹریچر براہ راست کمپنی سے طلب کریں-

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

فون: کلینک ۶۰۶' ہیڈ آفس ۱۷۷ ربوہ

ڈسٹری بیوشن ۲۱۱۲۸۳

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

جیولرز

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)

کراچی

پروپرائیٹرز

میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

فون:- ۶۳۲۵۵۱۱

خواتین توجہ فرمائیں

سلائی کٹائی' چائینیز اور کانٹینینٹل کھانے سیکھئے- (چھٹی بروز اتوار' سوموار)

.......رابطہ کے لئے......

عطیہ اکیڈمی

۲۱/۱۱ صدر جنوبی ۲ ربوہ

پتہ